بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۱

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۳ صفر ۱۳۹۱ھ ۔ ۳۱ امان ۱۳۵۰ ہش ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۷۱ء | نمبر ۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے

اسی لئے سورۂ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس طرح مانگا جاوے

"خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ ادب کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اسی لئے سورہ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس طرح مانگا جاوے اور اس میں سکھایا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔ الرحمٰن یعنی بلا مانگے اور سوال کئے کے دینے والا۔ الرّحیم یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا ہے۔ مالک یوم الدین جزا سزا اسی کے ہاتھ میں ہے چاہے رکھے چاہے مارے اور جزا سزا آخرت کی بھی اور اس دُنیا کی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ ربّ ہے۔ رحمٰن ہے۔ رحیم ہے۔ اسے غائب مانتا چلا آرہا ہے۔ اور پھر اسے حاضر ناظر جان کر پکارتا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اھدنا الصّراط المستقیم یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے۔ اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ پھر آگے صراط الذین انعمت علیہم یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا اور وہ وہی صراط مستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام مرتب ہوتے ہیں۔ پھر غیر المغضوب علیہم نہ ان لوگوں کی جن پر تیرا غضب ہوا۔ اور ولا الضالین اور نہ ان کی جو دُور جا پڑے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم سے کل دنیا اور دین کے کاموں کی راہ مراد ہے مثلاً ایک طبیب جب کسی کا علاج کرتا ہے تو جب تک اُسے ایک صراط مستقیم ہاتھ نہ آوے علاج نہیں کر سکتا۔ اسی طرح تمام وکیلوں اور ہر پیشہ اور علم کی ایک صراط مستقیم ہے کہ جب وہ ہاتھ آجاتی ہے تو پھر کام آسانی سے ہو جاتا ہے اس مقام پر ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ انبیاء کو اس دُعا کی کیوں ضرورت تھی وہ تو پیشتر ہی سے صراط مستقیم پر ہوتے ہیں تلمیذ الرّحمٰن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ یہ دعا ترقی مراتب اور درجات کیلئے کرتے ہیں بلکہ یہ اھدنا الصّراط المستقیم تو آخرت میں مومن بھی مانگیں گے کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہیں ہے اسی طرح اس کے درجات اور مراتب کی ترقی کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹۹-۴۰۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۹ امان۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ "آج خدا کے فضل سے طبیعت اچھی رہی"۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بہت سوز اور درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ امان۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی چل رہی ہے پسلیوں اور کمر میں کسی دن درد کم ہوتا ہے اور کسی دن زیادہ۔ بالعموم رات کو درد کچھ بڑھ جاتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

محترم چودھری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ پچیس مارچ کو سیالکوٹ سے بذریعہ کار ربوہ مشاورت میں شامل ہونے کیلئے تشریف لا رہے تھے کہ ڈسکہ کے قریب ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ چودھری صاحب موصوف کو بائیں طرف شدید چوٹیں آئی ہیں ان کی صحت پہلے بھی کمزور ہے اس لئے بہت تشویش ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق حیّ و قیوم کے حضور دعائیں کرتے رہیں کہ وہ اپنے خاص فضل و رحم کے ساتھ مکرم چودھری صاحب موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ اور کام کرنیوالی بہت لمبی عمر عطا فرمائے اور چوٹ کے بد اثرات سے بھی بچائے رکھے آمین ثم آمین

پچھلے دنوں چودھری صاحب کی بیگم صاحبہ کا پتّے کا اپریشن ہوا تھا۔ ان کی صحت بھی بہت کمزور ہو گئی ہے ان کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(امۃ الجمیل بنت حضرت مصلح موعودؓ)

مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مغربی افریقہ میں سوا چار سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد وطن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(وکالت تبشیر)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبیؐ

قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے وہ بہتر ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا (ترمذی)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے اللہ کی کتاب کا ایک حرف بھی پڑھا اس کے لئے نیکی ہوگی اور نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور اس کے درس تدریس میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی سکینت اور اطمینان نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانپے رکھتی ہے۔ فرشتے ان کو گھیرے رکھتے ہیں اپنے مقربین میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا رہتا ہے جو شخص اس پر عمل میں سست رہے اس کا نسب اور خاندان اس کو تیز رفتار نہیں بنا سکتا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے نارنگی کی طرح ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور مزہ بھی عمدہ ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے جس میں خوشبو تو نہیں ہے اور مزا میٹھا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے نیازبو کی طرح ہے اسکی خوشبو تو اچھی ہے مگر مزا کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا حنظل کی طرح ہے جسکی خوشبو بھی کوئی نہیں اور مزا بھی کڑوا ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا (ابوداؤد)

حضرت سہلؓ اپنے والد حضرت معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن کریم پڑھا اور اس پر عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا اس تاج کی روشنی دنیوی گھروں میں سورج کی روشنی سے زیادہ حسین ہوگی اور اگر وہ سورج تم میں موجود ہو تو تمہارا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے۔ جو اس پر یعنی قرآن مجید پر عمل کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قرآن کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

عَنْ بَشِيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا (ابوداؤد)

حضرت بشیر بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قرآن مجید خوش الحانی اور سنوار کر نہیں پڑھتا۔ اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ (ابو داؤد)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قرآن کا کوئی حصہ پڑھتا ہے اور پھر اسے بھلا دیتا ہے وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے ایسے جذام زدہ انسان کی صورت میں پیش ہوگا جس کے ہاتھ اور پاؤں جذام کی وجہ سے جھڑ گئے ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُطبہ جمعہ

تمام احمدی جماعتیں اس بات کا انتظام کریں کہ ہر احمدی قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے اور اس پر عمل کرے

قرآن کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہی اِسلام ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالے عنہ

فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام کے بعض ضروری امور اور تفصیلات حدیث اور فقہ سے معلوم ہوتی ہیں. لیکن

اسلام کی اصولی تعلیم

قرآن کریم سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتی ہے اور اسلام ایک زندہ مذہب ہے جو انسان کے ہر مقصد اور ہر مدعا میں راہ نمائی کرتا ہے پس اسلام کو قبول کرنے کے معنے یہ ہیں کہ انسان اس کی راہ نمائی اور ہدایت کی تلاش کرنے اور عمل کرنے پر آمادگی کا اظہار کرے اور اسلام کے قبول کرنے کے معنی یہ ہیں کہ انسان قرآن کریم کی ہدایات اور اس کی کامل تعلیم پر یقین اور ایمان رکھے۔ اسلام بے شک کامل مذہب ہے لیکن

اسلام کی زبان قرآن کریم ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک ایک کامل نبی ہیں لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان قرآن کریم ہے۔ اللہ تعالے بے شک ہر نقص سے پاک اور خوبی کا جامع خدا ہے۔ لیکن اس کی زبان قرآن کریم ہے۔ اصولی تعلیم خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ اصولی تعلیم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن کریم کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ اصولی تعلیم کا ماخذ

فقہائے اسلام اور مفکرین اسلام

کے لئے سوائے قرآن کریم کے اور کوئی نہ تھا جو کچھ مفکرین اسلام نے بیان کیا ہے جو مجتہدین اسلام نے بیان کیا ہے جو کچھ فقہا اسلام نے بیان کیا ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جو کچھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اگر وہ واقعہ میں آپ تک پہنچ جائے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جو کچھ خدا تعالے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اگر واقعہ میں وہ خدا تعالے کی طرف سے ہے۔ تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ ہاں جزئیات ایسی ہیں جو قرآن کریم نے ایسے الفاظ میں بیان نہیں کیں کہ انہیں ایک عام آدمی سمجھ سکے۔

الٰہی ارشاد اور وحی

میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذہن کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ جزئیات ایسی ہیں کہ اصولی تعلیم میں ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی. وحی جلی یا خفی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی طرف توجہ دلائی گئی۔ وہ بے شک قرآن کریم کی خفی تفسیر یا حاشیہ کہلا سکتی ہیں. لیکن وہ محض جزئیات ہیں۔

اصولی تعلیم قرآن کریم میں ہی ہے

لیکن بدقسمتی سے مسلمان قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے سے محروم ہیں۔ ہمارے ربوہ کے سکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں آتی ہیں یا قادیان کے سکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں آتی تھیں تو افسوس کے ساتھ یہ بات معلوم ہوتی تھی اور معلوم ہوتی ہے کہ ان میں سے بعض دسویں جماعت تک بھی قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھ سکتے۔ اب یہاں کالج بنا ہے اس میں بعض ایسی لڑکیاں آئی ہیں جنہیں سورۃ فاتحہ کا ترجمہ بھی نہیں آتا۔ اگر یہ حالت ہے تو سوال یہ ہے کہ جب قرآن کریم سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ تو مذہب سے ان کا کیسے تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام قرآن کریم کا نام ہے۔ تم اسلام کی کوئی تعریف کرو۔ وہ نامکمل ہوگی۔ حقیقی تعریف یہی ہے کہ

قرآن کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اسلام ہے

اس کے سوا جتنی باتیں بھی تم لاؤ گے وہ ایک دائرہ تو بنا دیں گی مگر تفصیلی تعریف اسلام کی نہیں کریں گی۔ جیسے لوگ گر بنا لیتے ہیں تجار اور صنعت وحرفت والے بعض گُر بنا لیتے ہیں۔ مگر یہ گُر تفصیل کا قائمقام نہیں ہو سکتے۔ گُر کسی کو مؤرخ یا حساب دان نہیں بنا سکتے ایک مؤرخ کے لئے ضروری ہے کہ اسے تمام قسم کی ضروری تفصیلات یاد ہوں۔ ایک حساب دان کے لئے ضروری ہے کہ حساب کے متعلق اُسے ہر قسم کے ضروری اصول یاد ہوں۔ اسی طرح ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اسے اسلام کے تمام ضروری اصول اور احکام یاد ہوں۔ محض یہ کہہ دینا کہ اسلام کی تعریف یہ ہے کہ کلمہ پڑھ لو۔ یہ اسلام کی مکمل تعریف نہیں۔ اگر ہم کہتے ہیں کہ کلمۂ شہادت اسلام کی تعریف ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ

کلمہ کے پیچھے جو حقیقت ہے

اس پر ایمان لانا اور عمل کرنا اسلام ہے جب ہم کہتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ کہنے سے انسان مسلمان ہوتا ہے تو اس سے ہماری یہی مراد ہوتی ہے کہ عقائد کے متعلق

جو تعلیم قرآن کریم نے دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتا ہے جب ہم کہتے ہیں کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا

اسلام کو مکمل کرنا ہے تو اس کے معنے ہوتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن کریم لائے اور اس کی جو تشریح آپ نے فرمائی۔ جو شخص اس کے مطابق عمل کرتا ہے وہ مسلمان ہے اگر صرف لا الہ الا اللہ کہہ دینے سے انسان مکمل مسلمان بن جاتا ہے۔ تو لا الہ الا اللہ منہ سے تو ہزاروں عیسائی بھی پڑھتے ہیں۔ پس خالی

لا الہ الا اللہ

سے کیا بنتا ہے۔ پس حقیقتاً جو اسلام ہے وہ قرآن کریم پر ایمان اور عمل ہے کلمہ سے ہم محض اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور عمل سے بھی ہم محض اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ گویا نہ صرف لفظی توحید سے انسان مسلمان ہوتا ہے اور نہ

قرآن کریم کے تمام احکام

پر عمل کرنے سے انسان لازماً مسلمان ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے بعض احکام اس کے لئے ضروری نہ ہوں۔ مثلاً زکوٰۃ ہے۔ ایسے بھی مسلمان ہیں جن پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ حج ہے وہ ہر مسلمان کے لئے ضروری نہیں۔ حج صرف

صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے

پھر اس قسم کی لاکھوں جزئیات ہو سکتی ہیں جن پر کسی انسان کا علم حاوی نہیں ہو سکتا تو پھر کیا ایسا انسان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ پس علم توحید کا اصول علم جس کے ساتھ انسان مسلمان ہوتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہوتا۔ علم توحید کا اصولی علم قرآن کریم سے حاصل ہوتا ہے اور وہ عملی اصول جن سے ایمان اور اسلام مکمل ہوتا ہے محمد رسول اللہ کہنے سے حاصل نہیں ہوتے بلکہ وہ قرآن کریم کی تعلیم میں ہیں اور قرآن کریم پڑھنے سے آتے ہیں۔ بغیر قرآن کریم پڑھنے اور اس کا مطلب سمجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا ایک گر تو ہے یہ ایک منتر تو ہے لیکن اس کے پیچھے کوئی حقیقت نہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں جان تب پڑتی ہے جب اس میں قرآن کریم ڈالا جائے اور جب اس میں قرآن کریم ڈالا جائے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بھی زندہ ہو جاتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ پس قرآن کریم کے پڑھے بغیر اسلام قطعی طور پر نہیں آ سکتا افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے افراد بھی جنہیں اصلاح کا دعویٰ ہے قرآن کریم پوری طرح نہیں جانتے۔ بڑی مصیبت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں لوگ قرآن کریم کے الفاظ تو پڑھتے ہیں۔ ترجمہ نہیں پڑھتے۔ پھر اس سے بھی بڑی مصیبت یہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں پڑھنا چاہیئے حالانکہ اگر ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالی جائے تو انسان سو فیصدی نہیں تو ۹۰ فیصدی تو مسلمان ہو جائے اور یہ بہتر ہے کہ انسان ۹۰ فیصدی مسلمان ہو یا یہ بہتر ہے کہ اس میں ایک فیصدی بھی ایمان نہ ہو۔ پس جماعت میں یہ عادت ڈالی جائے کہ قرآن کریم پڑھو تو ترجمہ بھی پڑھو۔ اگر یہ عادت ڈال دی جائے تو یقیناً لوگوں کے اندر

اسلام کی صحیح روح

پیدا ہو جائے گی حقیقت یہ ہے کہ جو شخص عربی نہیں جانتا وہ قرآن کریم نہیں سمجھ سکتا کیونکہ انسانی عادت ہے کہ کوئی بات اگر اسکی زبان میں ہو تو وہ فوراً سمجھ جاتا ہے لیکن وہی بات دوسری زبان میں ہو تو اسے پہلے اپنے ذہن میں اس کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے اور پھر کہیں جا کر عبارت کا مفہوم اس کے ذہن میں آتا ہے۔ پس جب ہم

قرآن کریم کا اُردو ترجمہ پڑھیں گے تو عبارت کا مفہوم ہماری سمجھ میں آ جائے گا بشرطیکہ ترجمہ ایسا ہو جس سے مفہوم سمجھ میں آ جائے۔ اس قسم کا ترجمہ نہ ہو کہ "شک نہیں ہے کوئی بیچ اس کتاب کے"۔ "بیچ اس کتاب کے" کہنے سے ہم مفہوم نہیں سمجھ سکتے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ "اس کتاب میں کوئی شک والی بات نہیں ہے" اس سے مفہوم ہمارے ذہن میں آ جاتا ہے۔ جو شخص "بیچ اس کتاب کے" کہے گا "بیچ اس کتاب" میں ہی پڑا رہے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے معنے جو شخص یہ کرے گا کہ اللہ جو تمام جہانوں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ وہی سب تعریفوں کا مستحق ہے تو سب مفہوم سمجھ لیں گے۔ لیکن اگر کوئی یہ ترجمہ کرے کہ سب تعریف واسطے اس خدا کے جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا۔ تو اس کا مفہوم جلد ذہن میں نہیں آئے گا۔

یہ سب حماقتیں ہیں

جن سے بچنا چاہیئے۔ ہر ایک چیز جب اپنی حد سے گزر جاتی ہے تو حماقت بن جاتی ہے مثلاً نیت کو ہی لے لو۔ نماز کے لئے نیت باندھنا ضروری ہے۔ مقلدین اور غیر مقلدین سب کا اس پر اتفاق ہے۔ امام بخاریؒ جو غیر مقلدین کے سردار ہیں انہوں نے بھی اپنی کتاب بخاری شروع کی تو اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی حدیث سے کی۔ مقلدوں نے بھی کہا ہے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو چار رکعت نماز ظہر کی یا دو رکعت نماز جمعہ کی ذہن میں لاؤ تا تمہارا ذہن عبادت کے ساتھ چلنے کے لئے تیار رہے۔ غرض نیت انسان کے اندر بڑا بھاری تغیر پیدا کرتی ہے نیت کو اڑا دیں تو ہمارا عمل یقیناً کمزور پڑ جاتا ہے۔ لیکن نیت پر غیر معمولی زور بھی درست نہیں ہو سکتا۔ نیت پر بھی غیر معمولی زور دیں تو یہ حماقت کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر اسلام اور قرآن کریم کو سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس ذریعہ کو اختیار کرنا چاہیئے جو اس کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے

ہمیں وہ طریق اختیار کرنا چاہیئے

جس سے اس کے معنی ہماری سمجھ میں آ جائیں ورنہ اگر ہم وہ ذریعہ اور طریق چھوڑ دیں گے تو لازمی بات ہے کہ ہم صحیح مفہوم سمجھنے پر قادر نہیں ہوں گے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ قرآن کریم کے ترجمہ کو ضروری قرار دے بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر ہماری جماعت کے افراد یہ فیصلہ کر لیں گے کہ ہم نے کسی ایسے لڑکے کو اپنی لڑکی نہیں دینی جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو یا ہم فلاں لڑکی اپنے لڑکے کیلئے نہیں لیں گے کیونکہ وہ قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔ اس طرح ایک بھاری تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ اب بھی اگر پوچھا جائے کہ کتنے نوجوان قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے اور اس کی ساری ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جنہوں نے قرآن کریم کے الفاظ پر اتنا غیر ضروری زور دے دیا جیسے اس لطیفہ والے کے متعلق

مشہور ہے

جو نماز سے پہلے چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے کہنا ضروری سمجھتا تھا۔ احادیث میں بھی آتا ہے کہ نماز کے لئے نیت ضروری ہے اس سے ذہن عبادت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس شخص نے اس چیز کو حماقت کی حد تک پہنچا دیا تھا وہ جب "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" کہتا تھا تو بعض دفعہ کسی صف میں ہوتا اور بعض دفعہ کسی صف میں۔ بعض دفعہ وہ پہلی صف میں ہوتا اور بعض دفعہ وہ دوسری یا تیسری صف میں ہوتا جب وہ تیسری صف میں ہوتا اور نماز سے قبل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیت باندھتا کہ "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" تو اسے خیال آتا کہ میرے آگے تو ایک اور صف بھی ہے اس لئے میری نیت درست نہیں۔ اس پر وہ صف چیر کر ایک صف آگے آجاتا۔ اور پھر کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ خیال کرتا کہ ابھی اس کے آگے اور لوگ ہیں اس لئے اس کی نیت ٹھیک نہیں ہے اس پر وہ صف چیر کر پہلی صف میں امام کے پیچھے آجاتا اور سمجھتا کہ اب اس کی نیت ٹھیک ہو گی، اور وہ کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ خیال آجاتا کہ پتہ نہیں ان الفاظ کا اشارہ امام کی طرف ہے یا میری انگلی دائیں بائیں ہو گئی ہے اس پر وہ امام کی طرف ہاتھ بڑھا کر انگلی سے اشارہ کرتا اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ خیال کرتا کہ شاید اشارہ ٹھیک طرح نہ ہوا ہو۔ صرف کپڑوں کی طرف اشارہ ہوا ہو۔ اس پر انگلی امام کے جسم میں چبھوتا۔ اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ سمجھتا کہ شاید انگلی پوری طرح امام کے جسم کو نہیں چھوئی۔ اس پر وہ امام کو زور سے انگلی مارتا ہے اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" اس طرح وہ اپنی نماز بھی خراب کر دیتا اور امام کی بھی تو یہ حد سے آگے نکل کے جانے والی بات ہے۔ بے شک

قرآن کریم سمجھنا ضروری ہے

مگر جو شخص قرآن کریم نہیں سمجھتا اسے قرآن کریم کے ترجمہ سے محروم تو نہ کرو۔ میرے نزدیک علماء نے یہ بہت بڑی غلطی کی کہ انہوں نے ترجمہ کو بالکل گرا دیا حالانکہ قرآن کریم کا مفہوم سمجھنے کے لئے ترجمہ کا جاننا ضروری ہے۔ عربی جاننا ناممکن امر نہیں۔ لیکن فی الحال جہاں تک ہمیں ذرائع حاصل ہیں۔ اگر سارے مسلمان بھی عربی بولنے لگ جائیں تو

ہمارا تجربہ یہی ہے

کہ ابتدائی زبان کا جاننا مفہوم کو اتنا قریب نہیں کرتا کہ انسان بولتے ہی مفہوم سمجھ جائے۔ بہت کم آدمی ایسے ملیں گے جو مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بولنے سے اس کا مفہوم سمجھ جائیں۔ پورا مفہوم سمجھنے کے لئے انہیں اس کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے جس طرح ہم کسی بات کا مفہوم اردو میں سمجھ سکتے ہیں۔ غیر زبان میں نہیں سمجھ سکتے۔ ایک عرب الحمد للہ رب العالمین کہے گا تو فوراً اس کے ذہن میں اس کا مفہوم آجائے گا لیکن پاکستانی خواہ عربی بولنا جانتے بھی ہوں اس کا مفہوم فوراً نہیں سمجھ سکیں گے۔ انہیں اس کا مفہوم سمجھنے کے لئے اس کا ترجمہ کرنا پڑے گا۔ الّا ماشاء اللہ جو شخص عربی زبان پر قادر ہو جائے وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن یہ مہارت کافی مشق سے حاصل ہوتی ہے۔ یہی حال باقی زبانوں کا ہے۔ اگر تم

انگریزی بولنے کی عادت

ڈالو گے تو تمہیں فقرے کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی اس لئے کہ انگریزی زبان سیکھنے میں ترجمہ کی عادت نہیں ڈالی جاتی عربی میں اس خیال سے کہ قرآن کریم آجائے۔ شروع سے ترجمہ کی عادت ڈالی جاتی ہے اور بعد میں اس سے ہٹانا مشکل ہوتا ہے اب تو یہ زمانہ آگیا ہے کہ

اُستادوں کی توجہ

اس طرف سے ہٹ گئی ہے کہ بچہ کو "الف" پر زبر 'ب' ساکن پڑھایا جائے لیکن پہلے بچہ کو اس طرح پڑھنے کی عادت ڈالی جاتی تھی۔ پس جماعت کو

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف

توجہ کرنی چاہیئے۔ الفاظ کا ترجمہ کرنا چاہیئے۔ مرکب فقرات کا ترجمہ کرنے کی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔ اس طرح مفہوم کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے انگریزی میں الفاظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے عبارت کا نہیں اس لئے انگریزی عبارت کا مفہوم سمجھنا آسان ہوتا ہے اگر عبارت کا مفہوم سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ اگر عبارت کا ترجمہ کرنے کی عادت ڈالی جائے گی تو زبان نہیں آئے گی۔ مثلاً

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

کا ترجمہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ال۔ حمد۔ للہ رب اور العالمین کا ترجمہ سیکھیں تو پھر مفہوم صحیح طور پر سمجھ میں آجاتا ہے مگر محض اس لئے کہ عبارت کا ترجمہ کرنے کی ابتداء سے ہی عادت ڈال دی جاتی ہے عبارت کا مفہوم وہ لوگ بھی نہیں سمجھ سکتے جو ابتدائی زبان جانتے ہیں ایسے لوگ بھی جب تک ٹھہر ٹھہر کر نہ پڑھیں عبارت کا مفہوم نہیں سمجھ سکتے ایسے لوگوں کیلئے بھی ترجمہ پڑھنا مفید ہوگا اگر آٹھ نو رکوع کے الفاظ پڑھ لئے جائیں اور پھر اس کا ترجمہ پڑھ لیا جائے تو یہ عمل زیادہ بہتر ہوگا بجائے اسکے کہ ہم عبارت کیساتھ ساتھ ترجمہ کرتے جائیں۔ باقی جو لوگ

عربی زبان پر قادر

ہو جاتے ہیں وہ عربی میں ہی سوچنے اور غور کرنے لگ جاتے ہیں۔ میں ان کا ذکر نہیں کرتا میں صرف ان لوگوں کا ذکر کرتا ہوں جنہوں نے عربی زبان پوری طرح نہ پڑھی ہو صرف قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا ہو ایسے لوگوں کے لئے اُردو کا ترجمہ پڑھنا ضروری ہے۔ پس جماعت میں قرآن کریم کا اُردو ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

ہر شخص جو اُردو پڑھ سکتا ہے

اس سے پوچھو کہ کیا وہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھتا ہے۔ اگر نہیں تو اسے اس طرف توجہ دلاؤ۔ عربی الفاظ کی تلاوت بھی ضرور کرو مگر اس طرح کہ ایک ربع پڑھ لیا اور پھر اس کا ترجمہ اُردو میں پڑھ لیا۔ عربی اس لئے پڑھنی چاہیئے تا متن محفوظ رہے۔ جو لوگ کتاب کی زبان کو بھول جاتے ہیں وہ لوگ تحریف سے واقف ہونے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص عربی عبارت نہ بھی جانے صرف ترجمہ پڑھتا ہو تو بھی عربی عبارت بار بار پڑھنے سے اسے ایسا ملکہ ہو جائے گا کہ جب کوئی شخص اس کے سامنے غلط مفہوم بیان کریگا تو وہ کہہ دے گا یہ بات غلط ہے وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آئے گا۔ پس عربی کے الفاظ بھی پڑھنے چاہئیں تا تحریف کی نگرانی ہو سکے۔ لیکن جو لوگ قرآن کریم کو عربی میں نہیں سمجھ سکتے انہیں ترجمہ کے فائدہ سے محروم نہیں رکھنا چاہیئے۔

پس ہر احمدی کو یہاں بھی اور باہر بھی ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

محکمہ تعلیم اور لوکل انجمن

بھی اس بات کا انتظام کرے اور پھر اس کی نگرانی کرے۔ ہر گھر میں دیکھا جائے کہ آیا اس میں ترجمہ والا قرآن کریم ہے اور پھر گھر والوں کو کہا جائے کہ وہ ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالیں اور جو شخص بالکل نہیں پڑھ سکتا اسے مجبور کیا جائے کہ وہ کسی دوسرے سے ترجمہ سُنے۔ ربوہ میں تو یہ سہولت ہے کہ ہر گھر میں اوّل تو مرد اور عورت دونوں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا جانتے ہیں ورنہ بیوی نہیں جانتی تو خاوند پڑھنا جانتا ہے خاوند نہیں جانتا تو بیوی جانتی ہے اگر دونوں نہیں جانتے تو کوئی نہ کوئی لڑکا یا لڑکی جانتی ہے۔ ہزار دو ہزار گھروں میں سے شاید کوئی گھر ایسا ہو جس میں کوئی ترجمہ پڑھنے والا نہ ہو۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ربوہ میں سب لوگ آسانی کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ نہ پڑھ سکیں عید الفطر اور بعض دوسری تقاریب پر غرباء کو کپڑوں وغیرہ کے لئے روپیہ دیا جاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ انہیں قرآن کریم خرید کر نہ دیا جائے۔ آخر ہر سال ہزاروں روپیہ غرباء کے لئے خرچ کیا جاتا ہے اگر انہیں خود احساس نہیں تو اسی مد سے

قرآن کریم باترجمہ خرید کر

دینے کے لئے کچھ رقم کاٹ لو اور اس سے قرآن کریم خرید کر دے دو۔ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلہائے رنگا رنگ

تاریخ اسلام

مشرکین مکہ کی طرف سے مسلمانوں پر مظالم

ابتدائی زمانہ میں اسلام قبول کرنے والے خوش قسمت اصحاب میں سے بعض تو غلام تھے اور بعض بے مددگار ہونے کے باعث نہایت کمزور۔ مشرکین مکہ نے ان نومسلمانوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں شدید جسمانی تکلیفیں دینی شروع کیں۔ حضرت بلال حبشیؓ کے آقا امیہ بن خلف کو جب ان کے قبولِ اسلام کا حال معلوم ہوا۔ تو کبھی انہیں گرم ریت پر لٹا کر سینے پر گرم پتھر رکھوا دیتا کبھی مشکیں کس کر تازیانے لگواتا۔ بھوکا رکھتا۔ گردن میں رسی باندھ کر لڑکوں سے کہتا کہ اسے مکہ کی گلی کوچوں اور باہر پہاڑیوں میں گھسیٹتے پھرو اور خوب پیٹو۔ حضرت بلالؓ ان تمام ایذاؤں کو برداشت کرتے اور احد احد کا نعرہ لگاتے جاتے۔ حضرت عمارؓ ان کے والد یاسرؓ اور والدہ حضرت سمیہؓ کو ابوجہل نے نہایت سخت سزائیں دیں۔ حضرت سمیہؓ کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ حضرت زنیرہؓ کو انتہائی تشدد سے زدوکوب کرتے ہوئے اندھا کر دیا۔ غرض اکثر غلاموں اور لونڈیوں کو ایسی ایسی ہولناک اور وحشیانہ سزائیں دی گئیں کہ ان کے تصور سے ہی انسان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ لیکن کفار اپنی پوری قوتیں صرف کرنے کے باوجود کسی ایک نومسلم کو بھی اللہ کے دین سے برگشتہ نہ کر سکے حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت سعد بن وقاصؓ، حضرت زبیر بن العوام حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور حضرت خباب بن ارث بھی اسی پرخطر منزلِ عشق کے رہ نورد ہونے کے سبب زہرہ گداز عذاب و عقوبت کا شکار بنے۔

اب خود آنحضرتؐ کے ساتھ مشرکوں کے سنگدلانہ سلوک کا حال سنئے۔ کبھی تو بدبخت قریش آپ کے راستے میں جہاں آپ کو رات کے وقت گزرنا ہوتا۔ کانٹے بچھا دیتے۔ کبھی مکان پر پتھر برساتے اور کبھی گھر کے اندر گند کی پھینک دیتے۔ ایک دفعہ آنحضرتؐ حرم میں نماز پڑھ رہے تھے۔ عقبہ بن معیط نے گلوئے مبارک میں چادر ڈال کر اسے بل دیتے ہوئے اس زور سے کسا۔ کہ سانس رکنے لگا۔ یہ خبر سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ دوڑے آئے اور عقبہ کو پرے ہٹایا۔ اس پر کفار حضرت صدیقؓ سے الجھ پڑے اور انہیں بُری طرح پیٹا۔ ایک مرتبہ اسی عقبہ نے ابوجہل کے کہنے سے اونٹ کی اوجھڑی لا کر نماز کی حالت میں پشت مبارک پر رکھ دی۔ غرض قریش مکہ نے آنحضرتؐ کو ستانے اور شدید سے شدید تکلیف پہنچانے میں کوئی کمی نہ کی۔ لیکن ان کی اذیت رسانی کا ہر پتھر اس کوہ عزم و ثبات اور ہمت و تحمل کی بنیان مرصوص کے ساتھ ٹکرا کر خود ہی ریزہ ریزہ ہو جاتا۔

آخر کفار نے مایوس ہو کر ترغیب و تحریص سے کام لینا شروع کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو قاصد بنا کر آنحضرتؐ کے پاس بھیجا۔ عتبہ نے مصالحانہ طریق سے حضورؐ سے کہا۔ تم اور تمہارا خاندان دونوں شریف اور معزز ہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر قوم کے اندر فتنہ برپا کرنے سے تمہارا مدعا کیا ہے۔ کہو کیا چاہتے ہو؟ مال و دولت؟ اگر اس کی ضرورت ہے۔ تو ہم سیم و زر کا مینہ برسا کر تمہیں سب سے زیادہ دولت مند بنا دیں گے۔ کسی اونچے گھرانے کی لڑکی سے شادی کی خواہش ہے۔ تو ہم ابھی اسے پورا کیا دیتے ہیں۔ حکومت اور بادشاہی دینے کے لئے بھی ہم ہر وقت اور ہر طرح حاضر ہیں۔" آنحضرتؐ کے دل پر دنیوی ترغیب کا مطلق اثر نہ ہوا۔ جواب میں آپ نے سورہ حم کی تلاوت شروع کر دی۔ ناکام واپس گیا۔ اس پر قریش نے کہا "محمد کو کچھ نہ کہو۔ ان کو انہیں کے حال پر چھوڑ دو۔ انہوں نے جو کلام پڑھ کر سنایا وہ نہ جادو ہے نہ شاعری۔ کچھ اور ہی چیز ہے میں نے اس سے مؤثر کلام آج تک نہیں سنا" قریش نے ان کی بات نہ مانی اور معاملہ وہیں کا وہیں رہا۔

عتبہ کی ناکامی پر چند اکابر قریش کا ایک وفد آنحضرتؐ کے چچا ابوطالب کے پاس پہنچا۔ انہوں نے وفد کی شکایت سننے کے بعد معقول جواب دیکر اسے واپس کر دیا۔ لیکن دوسرے دن پھر یہ لوگ وہاں پہنچے۔ ابوطالب نے ان کے سامنے آنحضرتؐ کو طلب کیا۔ اور دو بدو بات چیت ہونے لگی۔ وفد کے ارکان نے عتبہ کی کہی ہوئی باتیں دہرائیں لیکن آنحضرتؐ نے جواب میں قرآن کریم کی چند آیات پڑھ دیں۔ معززین قریش جل بھن کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور چلتے چلتے ابوطالب کو بھی مقابلے کے لئے چیلنج دے گئے۔ ابوطالب نے آنحضرتؐ سے کہا۔ بیٹا! مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو کہ میں اٹھا نہ سکوں۔ میں قریش کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بتوں کو بُرا کہنا چھوڑ دو۔ یہ سن کر آنحضرتؐ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے کیونکہ بظاہر یہی چچا ان کی آخری امید گاہ تھے۔ پھر بھی حضورؐ نے ضبط سے کام لیتے ہوئے فرمایا۔ "خدا کی قسم، اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند لاکر رکھدیں تو بھی میں اس فرض کو ترک نہیں کر سکتا"۔ اس کے بعد آپ اپنے پیارے چچا سے یہ کہتے ہوئے اٹھ کر چل دئے کہ "میں اپنا فرض انجام دینے سے اس وقت تک باز نہیں رہ سکتا جب تک اس کی تکمیل نہ ہو جائے یا میں اس راہ میں خود ہی ختم نہ ہو جاؤں اس جواب سے ابوطالب کے دل پر بہت اثر ہوا اور انہوں نے حضورؐ کو واپس طلب کر کے کہا اچھا بیٹا جو چاہو کرو میں آخر دم تک تمہارا ساتھ نہ چھوڑوں گا"۔

ایک دن آنحضرتؐ کوہ صفا کے دامن میں تشریف فرما تھے کہ اتفاق سے ابوجہل اِدھر آنکلا اس نے آپ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہنے کے بعد پتھر مار کر آپ کو مجروح کر دیا۔ حضورؐ چپ چاپ گھر چلے آئے۔ ابوجہل کی لونڈی نے آنحضرتؐ کے چچا امیر حمزہؓ کو جو عرب کے ایک نامور بہادر، جنگجو اور پہلوان تھے اور شکار سے واپس آ رہے تھے۔ یہ سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حضرت حمزہؓ کو آنحضرتؐ سے غیر معمولی محبت تھی۔ یہ واقعہ سنکر وہ آگ بگولا ہو گئے اور ابوجہل کو تلاش کر کے اس کے سر پر اس زور سے کمان ماری کہ وہ خون میں نہا گیا۔ پھر حضرت حمزہؓ آنحضرتؐ کے پاس جا کر کہنے لگے "بیٹا تمہیں خوش ہو جانا چاہیے میں نے ابوجہل سے تمہارا انتقام اس طرح سے لیا ہے کہ وہ عمر بھر یاد رکھے گا"۔ حضورؐ نے فرمایا۔ چچا جان! میں تو جب خوش ہوں گا کہ آپ مسلمان ہو جائیں"۔ حضرت حمزہؓ اسی وقت کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گئے جس سے مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت کو بڑا سہارا مل گیا اس کے دست و بازو کمزور سے قوی ہو گئے اور کفار کے جوش مخالفت کی آگ ایک حد تک ٹھنڈی پڑ گئی۔

حضرت عمرؓ کا اسلام لانا

حضرت امیر حمزہؓ کے قبولِ اسلام کی خبر دوسائے قریش کے دل پر خرمن دل پر برق بنکر گری جس سے اُن کی آتش عناد اور بھی شعلہ فرو ہو گئی۔ حضرت عمرؓ بھی جن کی پہلوانی جنگجوئی اور بہادری کے چرچے عرب کے گوشے گوشے میں گونج رہے ہوئے تھے۔ دوسرے اکابر قریش کی طرح اسلام اور پیغمبر اسلام کی شدید مخالفت میں پیش پیش تھے۔ ایک دن کفار کی مجلس گرم تھی ہر ایک آنحضرتؐ کو شہید کر دینے کی ڈینگیں مار رہا تھا۔ اتنے میں حضرت عمر بول اٹھے لے گروہ قریش سنو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تنہا محمد (صلعم) کا سر قلم کر کے اپنی قوم کو اس مصیبت سے نجات دلاؤں گا۔ یہ سن کر ابوجہل کی باچھیں کھل گئیں بولا عمر اگر تم نے یہ مہم سر کر لی تو سو اونٹ اور ہزار اوقیہ چاندی بطور نذر پیش کروں گا۔ حضرت عمر ایفائے عہد کی غرض سے شمشیر برہنہ ہاتھ میں لئے آنحضرتؐ کی تلاش میں نکلے راستے میں حضرت سعد بن ابی وقاص ملے پوچھا عمر بول تیغ بکف کدھر جا رہے ہو بولے محمد (صلعم) کو قتل کرنے کے لئے۔ حضرت سعدؓ نے کہا پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر تو لو وہ دونو اسلام قبول کر چکے ہیں حضرت عمرؓ یہ سنتے ہی غیض و غضب میں بھرے بہن کے گھر کو روانہ ہوئے بہن کے گھر پہنچتے ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ بہنوئی سے گتھم گتھا ہو گئے اور مار مار کر کچومر نکال دیا بہن چھڑانے آئی تو اسے بھی زدوکوب کیا۔ آخر بہن نے ہمت و جرأت سے کہا عمر جو چاہو کر و ہم تو مسلمان ہو چکے۔ حضرت عمر نے کہا اچھا مجھے وہ کلام تو سناؤ جو تم دونوں ابھی پڑھ رہے تھے اور میں نے گھر میں قدم رکھتے ہی تمہاری آواز سن لی تھی۔ حضرت عمرؓ نے جب قرآن کریم کی آیات سنیں تو ان پر گویا جادو ہو گیا۔ آنسو تھے کہ مسلسل آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد اسی طرح شمشیر بدست آنحضرتؐ کی طرف چلے لیکن اب اس شمشیر کا خم سر تسلیم کے خم کا ترجمان تھا۔ حضور اس وقت دار ارقم میں مقیم تھے حضرت عمرؓ نے دروازے پر پہنچکر دستک دی۔ صحابہ کرام اس حالت میں ہچکچائے آنحضرتؐ نے فرمایا ہچکچاہٹ کس لئے دروازہ کھول دو۔ حضرت امیر حمزہ بولے ہاں ہاں اسے آنے دو نیک نیتی سے آیا ہے تو خیر ورنہ ایک ہی وار سے اسے ختم کر دوں گا۔ دروازہ کھول دیا گیا اور حضرت عمرؓ اندر آئے آنحضرتؐ نے ان کا دامن جھٹک کر فرمایا کہو عمر کس لئے آئے ہو عرض کی مسلمان ہونے کے لئے۔ آنحضرتؐ نے وفور شادمانی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ ساتھ ہی صحابہ کرام نے اس زور سے اللہ اکبر کے نعرے لگائے کہ آس پاس کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ورق

ایک مقدمہ میں نشان الٰہی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ سے قبل فرماتے ہیں اپنے والد صاحب کی مدد کے لئے اُن کے دنیوی کاموں میں مدد کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ کا دل کسی اور طرف تھا اور دست در کار - دل بایار کی مثال بنے ہوئے تھے۔ مقدمات سے ذرا فارغ ہوتے تو خدا تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو جاتے اور ان سفروں میں جو آپ کو ان دنوں مقدمات میں کرنے پڑتے آپ ایک وقت کی نماز بھی بے وقت نہ ہونے دیتے بلکہ اپنے اوقات پر نماز ادا کرتے۔ بلکہ مقدمات کے وقت بھی نماز کو ضائع نہ ہونے دیتے۔ چنانچہ ایک دفعہ تو ایسا ہوا کہ آپ ایک ضروری مقدمہ کے لئے جس کا اثر بہت سے مقدمات پر پڑتا تھا اور جس کے آپ کے حق میں ہو جانے کی صورت میں آپ کے بہت سے حقوق محفوظ ہو جاتے تھے عدالت میں تشریف لے گئے۔ اس وقت کوئی ضروری مقدمہ پیش تھا اس میں دیر ہوئی اور نماز کا وقت آ گیا جب آپ نے دیکھا کہ مجسٹریٹ تو اسی مقدمہ میں مصروف ہے اور نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہے تو آپ نے اس مقدمہ کو خدا کے حوالے کیا اور خود ایک طرف جا کر وضو کیا اور درختوں کے سایہ تلے نماز پڑھنی شروع کر دی جب نماز پڑھنی شروع کر دی تو عدالت سے آپ کے نام پر آواز پڑی۔ آپ آرام سے نماز پڑھتے رہے اور بالکل اس طرف توجہ نہ کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو یقین تھا کہ مقدمہ میں فریق مخالف کو یکطرفہ ڈگری مل گئی ہو گی کیونکہ عدالت ہائے کا قاعدہ ہے کہ جب ایک فریق حاضر عدالت نہ ہو تو فریق مخالف کو یکطرفہ ڈگری دی جاتی ہے۔ اسی خیال میں عدالت پہنچے تو معلوم ہوا کہ مقدمہ فیصل ہو چکا ہے لیکن چونکہ فیصلہ عدالت معلوم کرنا ضروری تھا جا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مجسٹریٹ نے جو ایک انگریز تھا۔ کاغذات پر ہی فیصلہ کر دیا اور ڈگری آپ کے حق میں دی اور اس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کی طرف سے وکالت کی۔ غرض آپ ان دنیاوی کاموں میں اسی طرح مشغول تھے جس طرح ایک شخص سے کوئی ایسا کام کرایا جائے جس کے کرنے پر وہ راضی نہ ہو۔ حالانکہ وہ کام خود آپ کے نفع کا تھا کیونکہ آپ کے والد صاحب کی جائیداد کا محفوظ ہونا درحقیقت آپ کی جائیداد کا محفوظ ہونا تھا کیونکہ آپ ان کے وارث تھے پس آپ کا باوجود عاقل و بالغ ہونے کے اس کام سے بیزار رہنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ دنیا سے بکلی متنفر تھے اور خدا تعالیٰ ہی آپ کا مقصود تھا۔

محنت اور جفاکشی کی عادت

باوجود اس کے کہ آپ دنیا سے ایسے متنفر تھے آپ سست ہرگز نہ تھے بلکہ نہایت محنت کش تھے اور خلوت کے دلدادہ ہونے کے باوجود مشقت سے نہ گھبراتے تھے اور بارہا ایسا ہوتا تھا کہ آپ کو جب کسی سفر پر جانا پڑتا تو سواری کا گھوڑا نوکر کے ہاتھ آگے روانہ کر دیتے اور آپ پیادہ پا بیس بیس پچیس پچیس کوس کا سفر طے کر کے منزل مقصود پر پہنچ جاتے بلکہ اکثر اوقات آپ پیادہ ہی سفر کرتے اور سواری پر کم چڑھتے تھے اور یہ عادت پیادہ چلنے کی آپ کو آخر عمر تک تھی۔ ستر سال سے متجاوز عمر میں جب کہ بعض سخت بیماریاں آپ کو لاحق تھیں اکثر روزانہ ہوا خوری کے لئے جاتے تھے اور چار پانچ میل روزانہ پھر آتے اور بعض اوقات سات میل پیدل پھر لیتے تھے اور بڑھاپے سے پہلے کا حال آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات صبح کی نماز سے پہلے اُٹھ کر (نماز کا وقت سورج نکلنے سے سوا گھنٹہ پہلے ہوتا ہے) سیر کے لئے چل پڑتے تھے اور وڈالہ تک پہنچ کر (جو بٹالہ سڑک پر قادیان سے قریباً ساڑھے پانچ میل پر ایک گاؤں ہے) صبح کی نماز کا وقت ہوتا تھا۔

مکالمہ الٰہیہ کا آغاز

آپ کی عمر قریباً چالیس سال تھی جب کہ ۱۸۷۶ء میں آپ کے والد صاحب یکدفعہ بیمار ہو گئے اور گو ان کی بیماری چنداں خوفناک نہ تھی لیکن حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام بتایا کہ والطارق وما الطارق یعنی رات کے آنے والی کی قسم تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہے رات کو آنے والا اور ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ اس الہام میں آپ کے والد صاحب کی وفات کی خبر دی گئی ہے جو کہ بعد مغرب واقعہ ہو گی۔ گو حضرت صاحب کو اس سے پہلے ایک مدت سے رؤیا صالحہ ہو رہے تھے جو اپنے وقت پر نہایت صفائی سے پورے ہوتے تھے۔ اور جن کے گواہ ہندو اور سکھ بھی تھے لیکن الہامات میں سے یہ پہلا الہام ہے جو آپ کو ہوا اور اس الہام کے ذریعہ سے گویا خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کے ساتھ آپ کو بتایا کہ تیرا دنیاوی باپ فوت ہوتا ہے۔ لیکن آج سے میں تیرا آسمانی باپ ہوتا ہوں۔ غرض پہلا الہام جو حضرت مسیح موعودؑ کو ہوا۔ وہ یہی تھا جس میں آپ کو آپ کے والد صاحب کی وفات کی خبر دی گئی تھی۔ اس خبر پر بالطبع آپ کے دل میں رنج پیدا ہونا تھا چنانچہ آپ کو اس خبر سے صدمہ پیدا ہوا اور دل میں خیال گزرا کہ اب ہمارے گزارے کی کیا صورت ہو گی۔ جس پر دوسری دفعہ پھر الہام ہوا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح سے تسلی دی غرض جس دن حضرت صاحب کے والد صاحب نے وفات پائی تھی اس دن مغرب سے چند گھنٹے پہلے ان کی وفات کی اطلاع آپ کو دی گئی اور خدا تعالیٰ نے تسلی فرما دی کہ گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ خود ہی تمہارا انتظام فرما دے گا۔ جس دن یہ الہامات ہوئے اسی دن شام کو بعد نماز مغرب آپ کے والد صاحب فوت ہو گئے اور آپ کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

اسلام کی صداقت کا ایک عظیم نشان

مسٹر ڈوئی کی ہلاکت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات اور پیشگوئیوں میں سے ڈوئی کی موت کا نشان ایک خاص امتیاز رکھتا ہے۔ یہ پیشگوئی ان پیشگوئیوں میں سے ایک ہے جس کا ظہور صرف برصغیر تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "تمام دنیا کے لئے ایک نشان" قرار دیا، اور اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس نشان کو (اس لئے) ظاہر کرے گا کہ وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے۔ یہ وہ نشان ہے جس کو حضور اقدس نے "فتح عظیم" قرار دیا۔ اور جس کی اشاعت قبل از وقت مشرق و مغرب میں نہایت کثرت کے ساتھ خود دشمن کے ذریعہ ہوئی اور جس کے ظہور کے بعد دشمن نے بھی اس کی صداقت کو تسلیم کیا۔ یہ وہ نشان ہے جس میں مقابلہ محض دو انسانوں کے درمیان نہیں تھا بلکہ دو بڑے مذاہب کے پہلوانوں نے اپنے مذہب کی صداقت پر خدا تعالیٰ سے تعلق کو ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ اور خدائے قدوس کی چمکتی ہوئی واضح تجلی نے بالبداہت ثابت کر دیا کہ

خدا تعالیٰ کے نزدیک حقیقی اور کامل دین صرف اسلام ہے اور اس کے مقابل پر سب دعوے محض جھوٹے باطل اور ناقابل قبول!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کا اعلان ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء میں ایک چٹھی کے ذریعہ فرمایا اور اس میں ڈوئی کو مباہلہ پر بلاتے ہوئے فرمایا کہ

"میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہو گا۔ بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا اور اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا..... تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔"

اس اشتہار کا نہ صرف ہندوستان میں بلکہ یورپ اور امریکہ کے اخبارات میں بھی ذکر ہوا حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امریکہ کے تینتیس ۳۳ ایسے اخبارات کا حوالہ دیا ہے جنہوں نے اس اعلان مباہلہ کا ذکر کیا۔ اور فرمایا ڈوئی بھی اس کے علم سے بے خبر نہیں رہا۔ خود اس نے اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ (LEAVES OF HEALING) میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا اور نہایت حقارت و تعلی کے ساتھ حضرت اقدس کو "ایک بیوقوف محمدی مسیح" کے طور پر خطاب کر کے یہ لکھا کہ:-

"کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔"

اور اس طرح ڈوئی نے خود اپنے آپ کو خدائی تقدیر کا نشانہ بنا لیا

۱۹۰۳ء ڈوئی کے انتہائی عروج کا زمانہ تھا اس وقت امریکن پبلک اس بات کا

تصور بھی نہ کر سکتی تھی کہ ڈوئی کا انجام ذلت اور دکھ اور حسرت کا انجام ہوگا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب ملک بھر کے اخباروں میں اس کی کامیابی کی دھوم تھی مگر خدا تعالیٰ کے نوشتوں کو پورا ہوتے دیر نہ لگی۔ صرف چار سال بعد مارچ ۱۹۰۷ء کے ابتدائی دنوں میں یہ شخص نہایت درجہ نامرادی اور نکبت کے ساتھ مر گیا۔ اس کے مرنے پر پھر امریکن پریس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو دہرایا اور دبی زبان سے اعتراف کیا کہ ڈوئی کی موت اس محمدی مسیح کی فتح ہے جس کو اس بدقسمت شخص نے مچھروں اور مکھیوں سے تشبیہ دے کر کچل دینے کی تعلّی کی تھی اور ان اخباروں کے حوالے اور اقتباسات بھی احمدیہ لٹریچر میں متعدد بار چھپ چکے ہیں

یہ پیشگوئی ہر جہت اور ہر طریق سے نہایت واضح اور صاف پیشگوئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈوئی کو مباہلہ کے لئے بلایا مگر ساتھ ہی یہ بھی اعلان فرمایا کہ اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا تو تب بھی اس کی ہلاکت مقدر ہے اور خود ڈوئی ہی نہیں بلکہ اس کے بنائے ہوئے شہر صیحون پر بھی جلد تر ایک آفت آنے والی ہے پیشگوئی کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ اگرچہ ڈوئی کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا۔ مگر امکان یہی تھا کہ وہ مقابلہ سے بھاگ جائے گا۔ مگر اس کے بھاگنے کے باوجود یہ بلا اس سے نہ ٹلے گی اور نہ صرف وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی ذلت کی موت مرے گا بلکہ اس کی موت سے بھی جلد تر اس کے تعمیر کردہ شہر پر آفت آئے گی چنانچہ یہ پیشگوئی حرف بحرف اپنی تفاصیل کے ساتھ پوری ہوئی پہلے ڈوئی نے مباہلہ سے انکار کیا پھر اس کے شہر صیحون پر آفت آئی اور اس نے خود اپنی آنکھوں سے اس عمارت کو گرتا ہوا دیکھا۔ جس کی تعمیر میں اس نے ساری عمر صرف کر دی تھی۔ اور ذلتوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد محمدی مسیح کی زندگی میں ہی اپنے انجام کو پہنچا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپریل ۱۹۰۶ء میں اس کے اقتدار کے خلاف شہر صیحون میں بغاوت ہوگئی اور اس پر سٹہ بازی اور تعدد ازدواج کا الزام لگایا اور اس کی بیوی اور لڑکے کی رضامندی کے ساتھ اسے معزول کیا گیا۔ اب ڈوئی کی صحت تباہ ہو چکی تھی اور وہ بدیہی طور پر پاگل ہو چکا تھا۔ ایسی حالت میں اس پر فالج کا حملہ ہوا جس کے باعث مارچ ۱۹۰۷ء میں وہ شہر صیحون میں مر گیا۔"

اس مقام پر مناسب ہوگا کہ ڈوئی کی موت کی روئداد دوسرے روز کے ایک مقامی اخبار شکاگو ٹریبیون (۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء) سے بھی نقل کی جائے۔ اخبار مذکور نے لکھا:-

"ڈوئی کل صبح ۷ بجکر چالیس منٹ پر شیلوہاؤس میں مر گیا۔"

"خاندان کا کوئی فرد بھی موجود نہ تھا"

"ڈوئی کے مرنے کے چند گھنٹے بعد ہی اس کی آراستہ و پیراستہ اقامت گاہ اور اس کے سارے سامان پر سرکاری ریسیور مسٹر جان ہارلے نے صیحون کے قرض خواہوں کے نام پر قبضہ کر لیا

جب ڈوئی کی نعش صندوق میں پڑی ہوئی تھی۔ اس وقت سرکاری کسٹوڈین مکان کے احاطہ میں جائیداد کی نگرانی کرتا رہا۔

یہ خود ساختہ پیغمبر بغیر کسی اعزاز کے اور بالکل کسمپرسی میں مر گیا۔ اس وقت اس کے پاس نصف درجن سے بھی کم وفادار پیرو موجود تھے جن میں با تنخواہ ملازمین منجملہ ایک نیگرو کے شامل تھے۔ اس کے بستر موت پر کوئی قریبی عزیز نہ آیا۔ اس کی بیوی اور لڑکا جبل مشی گن کے دوسری طرف والے مکان میں اس عرصہ میں مقیم رہے"

اخبار "رضاکار" نے یکم مئی ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں روزنامہ "نوائے وقت" سے اس کے نمائندہ حفیظ ملک کا مضمون زیر عنوان "افریقہ میں تبلیغ اسلام" نقل کر کے لکھا:-

"محترم حفیظ ملک صاحب نے اپنے مراسلہ میں احمدی مبلغین اور عیسائی مشنریوں کی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ احمدی مبلغین کس طرح عیسائی مشنریوں کا سر توڑ مقابلہ کر رہے ہیں۔ اختلاف عقائد کے باوجود حفیظ ملک نے احمدی مبلغین کی تبلیغی کوششوں کو سراہا ہے اور انہیں خراج تحسین ادا کیا ہے"

اخبار الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر الفضل)

دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام

عیسائی اخبارات کے تاثرات

"احمدیہ جماعت کو جو عظیم فتوحات حاصل ہو رہی ہیں وہ عیسائیت کیلئے ایک کھلا چیلنج ہے"

دنیا جانتی ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی پیشگوئیوں کے مطابق زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے اور اس کے تبلیغی مراکز نہ صرف یورپ کے مختلف ملکوں جیسے ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، سپین اور ڈنمارک اور لندن وغیرہ میں قائم ہیں بلکہ امریکہ کے بیسیوں شہروں میں اسلام کا چرچا ہو رہا ہے پھر ان کے علاوہ مشرقی اور مغربی افریقہ کے سینکڑوں مقامات پر اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور ہزارہا لوگ عیسائیت اور بت پرستی چھوڑ کر اسلام کی آغوش میں پناہ لے رہے ہیں۔

اسی طرح ڈچ گی آنا، ٹرینیڈاڈ، برٹش گی آنا۔ لائبیریا، انڈونیشیا، سنگاپور، بورنیو، شام، لبنان، مصر، مسقط، ماریشس، سیلون، برما۔ عدن، جزائر فجی وغیرہ میں جماعتیں قائم ہیں۔ اور یورپ، امریکہ اور افریقہ وغیرہ ممالک میں مساجد بنائی جا رہی ہیں۔ اس وقت مختلف ممالک میں احمدیہ جماعت کی ۸۱۳ سے زیادہ مساجد ہیں۔ اور ان مساجد کا یورپین ممالک پر خاص طور پر اثر ہو رہا ہے۔

جب لنڈن کی مسجد تیار ہو رہی تھی اس وقت لنڈن کے ایک رسالہ Baptist TIMES نے لکھا:

"اس مسجد کی تعمیر کو ایک چیلنج سمجھنا چاہیئے۔ مغرب اب تک مشرق کو زبردستی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ مگر افسوس! کہ اس نے اپنی طاقت کو گھر میں کمزور کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مشرق بھی مغرب کی طرف دیکھنے لگا ہے۔ اب مسلمانوں کی اذان کا نعرہ اس سرزمین میں بھی سنایا جانے والا ہے"

اور ہالینڈ میں ہیگ کی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر ہیگ کے ایک کثیر الاشاعت اخبار نے مسجد کی تصویر دے کر اور یہ ذکر کر کے کہ یہ مسجد قاہرہ یا کراچی کی نہیں بلکہ ہیگ کی ہے۔ لکھا:-

"اسلام نے یورپ پر دو دفعہ حملہ کیا ایک دفعہ نویں صدی عیسوی میں جبکہ وہ سپین کے حاکم بنے اور دوسری دفعہ ترکوں نے سولہویں صدی عیسوی میں یورپ پر حملہ کیا اور ویانا تک پہنچ گئے۔ لیکن دونوں دفعہ ہم نے اپنی قوت بازو سے مسلمانوں کو مقابلہ کر کے یورپ سے نکال دیا

لیکن اب کے جو حملہ یورپ پر کیا گیا ہے وہ روحانی ہے اور دلوں پر حملہ ہے ظاہری حملہ نہیں۔ کیا عیسائیت میں اتنی روحانی طاقت ہے جو اس کا مقابلہ کر سکے"؟

گویا ان کے دلوں پر یہ رعب چھا رہا ہے کہ اس روحانی حملہ کا ان کے پاس توڑ نہیں ہے اور آخر کار ان کا اسلام سے مغلوب ہونا یقینی ہے۔

افریقہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق ایک عیسائی مسٹر ایس جی ولیمسن پروفیسر غانا یونیورسٹی اپنی کتاب CHRIST OR MUHAMMAD میں لکھتے ہیں:-

"غانا کے شمالی حصہ میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمدؐ کے پیروں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔ اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں آج کل عیسائیت ترقی کر رہی ہے لیکن جنوب کے بعض حصوں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کُن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا۔ اب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے اور یقیناً یہ صورت حال عیسائیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا"؟

اسی طرح افریقہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق امریکہ کے اخبارات نے بھی جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا اور پاکستانی اخبارات نے بھی۔ چنانچہ لاہور کے ہفت روزہ شیعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طفلِ امروز قائدِ فردا

آپ کا گھر ایک باغ ہے اور آپ کے بچے اس باغ کے پودے اور پھول ہیں اگر باغبان ان ننھے منے اور تروتازہ پودوں اور پودوں کی پوری توجہ سے حفاظت و نگہداشت نہیں کرتا اور انہیں زمانہ کی گرم سرد ہواؤں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے تو یقینی بات ہے کہ سرسبز و شاداب پودے خشک ہو جائیں گے اور یہ شگوفے پھول بننے سے پہلے ہی مرجھا کر خزاں کی آغوش میں چلے جائیں گے۔

جوں جوں زمانہ گذرتا ہے اس کے حقائق دو دفعات ہمیں اس ناقابل تردید حقیقت سے نت آئے روز روشناس کراتے ہیں کہ جو خوش نصیب لوگ اپنے گھر کے باغ کو جنت نظیر بنا لیتے ہیں۔ وہ بچے کی پیدائش سے پہلا پودا ہونے سے جو کسی اور پیدائش سے ان کی صحیح تربیت کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں وہ اس حقیقت کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ بچہ جس کی پیدائش پر خوشی کے شادیانے بجائے جاتے ہیں جو آج ان کی نظروں کا نور اور دلوں کا سرور ہے وہ کل اُن کی اُن کی ذرا سی غفلت سے ان کی آنکھوں کا خار اور اُن کے دلوں کے آر پار ہونے والی تلوار بھی بن سکتا ہے لیکن اس کے برعکس اگر والدین اپنے نیک نمونہ، اپنی درد بھری دعاؤں اور بچوں کو نیک ماحول میں رکھ کر اُن کو بے راہ رویوں سے بچا کر اُن کو زندگی کے ہر شعبے میں صحیح طرزِ عمل پر گامزن کرنے میں کوشاں رہیں تو اُن کا آج کا بچہ کل کا رہنما اور قائد بن سکتا ہے جو ہزاروں لاکھوں انسانوں کی قسمت اور مقدر کو سنوارنے اور قوم کو بامِ عروج پر پہنچانے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ اسلام کی سربلندی اور اس کا عالمگیر غلبہ ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی نئی پود کو مستقبل کی عظیم و وسیع ذمہ داریوں کے لئے تیار کریں اور ان کی اس نہج پر تربیت کریں کہ سنتِ انبیاء کے مطابق ہمیں اپنی زندگی میں ہی یہ اطمینان و یقین نصیب ہو جائے کہ ہمارے بچے لا تموتن الا و انتم مسلمون کے مصداق ٹھہریں گے اور اسلام کی نشرِ مبین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اہل ایمان کو تاکیدی ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا موجود رہنا چاہیئے جو نیکی و بھلائی کے کاموں کی طرف دعوت دینے اور برائیوں سے لوگوں کو روکنے کا فریضہ انجام دینے والا ہو۔" قرآن کریم اور رسولِ عظیم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین ترین تعلیم کے حسن و جمال سے آگاہ کر کے اس کے والا و شیدا بنا دیں اور ابتدائی بچپن سے ہی اُن کو اسلامی اخلاق و آداب کے رنگ میں رنگین کرنے کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اس خطرناک غلط فہمی میں کبھی مبتلا نہ ہونے پائیں کہ بچے ابھی چھوٹے ہیں بڑے ہو کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ قرآن کریم اور رسول اکرمؐ کے فرمودات سے ثابت ہے کہ بچے کی تربیت کا زمانہ اس کی پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :-

"بچہ کے کان میں اذان کا حکم دینے سے ماں باپ کو یہ امر سمجھانا مطلوب ہے کہ بچہ کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے اذان کے علاوہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو بچپن سے ادب سکھانے کا حکم دیا ہے اور اپنے عزیزوں کو بھی بچپن میں ادب سکھا کر عملی ثبوت دیا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ امام حسنؓ جب چھوٹے تھے تو ایک دن کھانا کھاتے وقت آپؐ نے اُن کو فرمایا كُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ حضرت امام حسنؓ کی عمر اس وقت اڑھائی برس کے قریب ہوگی۔

(مصباح مئی ۱۹۲۵ء)

پس ہماری جماعت کو جو دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کے عظیم مقصد کو لیکر کھڑی ہوئی ہے کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی قدر کریں اور ان سے حقیقی پیار کا مظاہرہ اس رنگ میں کریں کہ انہیں صحیح اسلامی آداب سکھا کر اور اعلیٰ تربیت دے کر انہیں مستقبل کے قائد اور رہنما بنائیں تا ان کے وجود اسلام کے لئے مفید ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین (نذیر احمد خادم ربوہ)

(بقیہ خطبہ صفحہ ۵)

اس کے نتیجہ میں انہیں اخراجات میں تنگی محسوس ہو تو اس کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہو گی

پس ہر گھر کی نگرانی کرو اور ان سے کہو کہ وہ ترجمہ قرآن کریم پڑھیں اگر تم ایسا کرنے لگ جاؤ گے تو یقیناً تم اپنے عمل میں بھی تغیر محسوس کرو گے

پس ترجمہ والا قرآن کریم ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے پھر ہر شخص کو یہ عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ ترجمہ پڑھے یا سُنے اس طرح ہر ایک کے دل میں یہ شوق پیدا ہو جائے گا کہ وہ عربی سیکھے۔ اور قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے۔ جب کوئی شخص ترجمہ پڑھے گا تو وہ عربی الفاظ کے معنے سیکھنے کی کوشش بھی کرے گا۔ اس طرح اس کی تعلیم مکمل ہو جائے گی۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ایک عام عربی دان اور ایک عام مولوی کے لئے بھی زیادہ فائدہ بخش یہی چیز ہے کہ وہ ترجمہ پڑھے۔ کیونکہ اپنی زبان میں جس طرح مفہوم سمجھ میں آجاتا ہے۔ دوسری زبان میں نہیں آتا۔ چند دن بھی ایسا کرو تو تم دیکھو گے کہ تمہیں اتنا دین آجائے گا جو تمہیں بیسیوں سال میں نہیں آیا تھا۔ اس لئے نہیں کہ تمہاری عربی ناقص تھی۔ بلکہ اسلئے کہ تمہیں اس میں سوچنے کی مشق نہ تھی۔

(المصلح ۱۳۔ نومبر ۱۹۵۳ء)

ہفتہ وقفِ جدید کی رپورٹ جلد از جلد بھجوائی جائے

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے۔ ۴ ر اماں سے ۱۲ ماہ اماں تک ہفتہ وقفِ جدید منایا گیا ہے اس ہفتے میں جس قدر بھی وصولی ہوئی ہے ازراہ کرم وہ جلد از جلد مرکز میں بحساب وقفِ جدید جمع کرائی جائے اور اس کی تفصیل بھی ہمراہ بھیجی جائے۔ عہدیداران مال اور وقفِ جدید کے سیکرٹریان وقفِ جدید کا فرض ہے کہ وہ اس میں ہرگز کوتاہی نہ کریں اور پوری سرگرمی کے ساتھ ان ایام کی رپورٹ دفتر ھذا میں ارسال کریں۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان)

اعلانِ نکاح

میری نواسی عزیزہ قیصر تسنیم بنت چوہدری عطاء اللہ صاحب سیکرٹری انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکونٹنٹ پاکستان کراچی کا نکاح عزیزم چوہدری عزیز اللہ ابن چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی سیکنڈ سیکرٹری آف پاکستان ہائی کمیشن لندن سے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر بروز سوموار ۱۷/۳/۷۱ کو پڑھایا۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار :- میاں اکبر علی

صدر حلقہ پرانی انار کلی لاہور ۱۷/۳/۷۱

ٹھیکہ

برائے سٹون کریشر پیٹرول ٹرک ربوہ میں ایک سٹون کریشر (سنڈیکیٹ) بہترین چالو حالت میں معہ بجلی کنکشن ایک سال کے لئے ٹھیکہ پر دیا جانا مقصود ہے خواہشمند حضرات ۱/۴/۷۱ تک معرفت خواجہ ریسٹورنٹ گولبازار ربوہ رجوع فرمائیں۔

اگر کوئی صاحب کریشر یا ٹرک کو خریدنے کی خواہش رکھتے ہوں تو اس معاملہ پر بھی گفتگو ہو سکتی ہے۔

منجانب :- ایس۔ ایم۔ اکرم

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگتا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے چائنہ ڈینٹل سروس پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور

تعلیم القرآن اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی خاص تائید و نصرت اور عطا کردہ توفیق سے جماعت احمدیہ اسلام کی عالمگیر تبلیغ و ترویج اور نشر و اشاعت کے جس مقدس جہاد میں گزشتہ اسی ۸۰ سال سے سرگرم عمل ہے اُس کے نتیجہ میں اسلام کے غلبہ کی صبح صادق طلوع ہو چکی ہے اور اب وہ وقت دُور نہیں جب کہ اقوام عالم فوج در فوج حلقہ بگوش اسلام ہوں گی اور غلبۂ اسلام کا آفتاب عالم تاب پورے جلال و کمال کے ساتھ طلوع ہو گا۔

اسلام کی فتح مبین کے دَور کا آغاز ہم پر یہ اہم ترین ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ ہم قرآن کریم کی تعلیم و تدریس کے فرض کو پوری ہمت و کوشش سے ادا کریں اور ہمارا ہر چھوٹا بڑا، مرد، عورت اپنے سینے کو قرآنی علوم و انوار سے منور کرے تاکہ ہم مستقبل قریب میں کثرت کے ساتھ اسلام میں نئے داخل ہونے والے بھائیوں اور بہنوں کو اسلام کی صحیح تعلیمات سکھانے کے قابل ہو سکیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس اہم فرض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"نئی نسلیں، نئے افراد نئی جماعتیں اور نئی قومیں اسلام میں داخل ہوں گی اور اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔ تو ساری دنیا کا معلم بننے کی تربیت آپ ہی کو حاصل کرنی چاہیئے۔ خدا جانے آپ میں سے کس کو یہ توفیق ملے کہ وہ ساری دُنیا میں تعلیم القرآن کی کلاسیں کھولنے کا کام کرے لیکن اگر آج ہم تیاری نہ کریں تو اُس وقت اپنی ذمہ داری کو جو اُس وقت کی ذمہ داری ہوگی ہم نباہ نہیں سکیں گے۔"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خاص طور پر خدام الاحمدیہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"خدام الاحمدیہ کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اشاعت اسلام کا بڑا بوجھ آپ کے کندھوں پر پڑنے والا ہے کوئی ایک طفل یا کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو احمدیت کے مقصد سے غافل رہے .... خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اِس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

پس اے مسیح محمدی کے جاں نثار اور جانباز خدام بھائیو! اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھو۔ قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ اور اپنی استعداد کے مطابق اس کی تفسیر و معارف کا علم نہ صرف خود حاصل کرو بلکہ اپنی مجاہدانہ کوششوں سے ہر گھر میں ہر شہر اور محلہ میں تعلیم القرآن کی کلاسیں جاری کر دو یہاں تک کہ آپ کی گلی محلہ اور اڑوس پڑوس میں کوئی خادم بھائی یا طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ نہ سیکھ لے، یہ کام ایک مضبوط عزم اور استقلال چاہتا ہے اور کیا ہی خوش نصیب ہے وہ انسان کہ جو خدمت قرآن کریم اور تعلیم فرقان مجید کے مقدس فریضہ کی بجا آوری میں استقلال و مداومت دکھاتے ہوئے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان مبارک کا مصداق بنتا ہے کہ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو خود قرآن سیکھتا اور پھر دوسروں کو سکھاتا ہے۔

نذیر احمد خادم۔ ناظم اشاعت
مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

جامعہ نصرت میں تقریب یوم الامہات

۸ مارچ ۱۹۷۱ء بروز سوموار جامعہ نصرت میں یوم الامہات کی تقریب زیر صدارت ڈائریکٹرس جامعہ نصرت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد خاکسار نے گزشتہ یوم الامہات کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرمہ پرنسپل صاحبہ نے افتتاحی تقریر میں اس تقریب کی غرض و غایت بیان کی اور بتایا اس تعلیمی سال میں ہمارا ارادہ تھا کہ دو مرتبہ یوم الامہات منعقد کرتے لیکن ملکی انتخابات کی وجہ سے ایک طویل عرصہ تک جامعہ بند رہا۔ لہذا ہماری یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ بعدازاں بیگم رضیہ عاطف صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت نے تعلیمی سلسلہ میں اساتذہ کی مشکلات کو پیش کیا نیز یہ درخواست کی کہ اگر والدین تعاون کریں تو بہت حد تک ان مشکلات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

پرنسپل صاحبہ نے اپنی تفصیلی تقریر میں بتایا کہ والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں سے تعلیمی اداروں کے اصول و ضوابط کی پابندی کرائیں۔ اس تقریر کے بعد مجلس اساتذہ و امہات کے نئے عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔ متفقہ طور پر بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب صدر اور خاکسار سیکرٹری منتخب ہوئی۔

انتخاب کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ آج ہم اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ اساتذہ اور مائیں باہمی تعاون سے بچوں کے تعلیمی نقائص اور کردار کی خامیوں کا جائزہ لے کر ان کی اصلاح کی تدابیر سوچیں۔ سب سے زیادہ ضرورت اِس امر کی ہے کہ موجودہ تہذیب کے بُرے اثرات اور بے راہ روی سے اپنی بچیوں کو بچایا جائے۔ درحقیقت یہی اہم ترین مسئلہ ہے جس کے متعلق ہم سب کو سوچ کر اصلاحی اور عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔

پیشتر اس کے کہ موجودہ تہذیب کے بُرے اثرات کی آگ جو ہمارے ارد گرد دھڑک رہی ہے اس کے شعلے ہمیں گھیر لیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اس آگ سے بچنے کے لئے اعلیٰ اخلاق اعلیٰ اقدار۔ دینی تعلیم۔ اچھی تربیت، دین سے محبت اور قرآن مجید سے محبت کا ایک ایسا حصار اپنے ارد گرد کھینچ لیں کہ وہ آگ جب ہمیں چھونے لگیں تو خود بخود بجھ جائے اور ہم پر کوئی اثر نہ کر سکے۔ اپنی تقریر میں آپ نے بیش بہا نصائح سے نوازا۔ آپ کی یہ ایمان افروز تقریر نصف گھنٹے تک جاری رہی۔

دعا کے بعد مہمانوں کو کوکا کولا اور چائے پیش کی گئی۔

بشریٰ بشیر
سیکرٹری مجلس اساتذہ امہات۔

درخواست دعا

خاکسار کا اکلوتا لڑکا مسمی مرزا شہاب احمد ۲/۵ روز سے بعارضہ بخار علیل ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ اور لمبی عمر سے نوازے اور دین و دنیا میں کامیاب و کامران کرے۔ آمین۔
مرزا مشتاق احمد۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ چکوال۔

اسلام احمدیت کی شاندار ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (مینیجر)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے
الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ۷ روپے (مینیجر)

مرغی خانہ
چوزے اور چوزے گر مشینیں،
۲۰۰ انڈے سے ۳۰۰۰ انڈے تک ہم سے خریدیں
ریٹ یک روزہ چوزے مکس ۱۵۰ روپے سینکڑہ
یک روزہ پٹھیاں ۹۰/- ۳۰۰ روپے سینکڑہ
دو صد انڈے والی مشین تیل کی ۳۰۰/- بجلی کی ۳۰۰
بجلی اور تیل دونوں سے چلنے والی ۴۰۰/-
مینیجر خلیل پولٹری فارم۔ ربوہ

لیکوریا کا آرام نہ آئے تو قیمت واپس طلب کریں
قیمت مع محصول ڈاک ۲۱/-
دمہ ہسپتال بازار اٹھیاراں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے
نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۳۸

قاعدہ یسّرنا القرآن

مصنفہ صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب

دُنیا کے تمام ممالک میں بھجوانے کا انتظام ہے۔ منیجر مکتبہ یسّرنا القرآن ربوہ

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

چندہ سائنس بلاک کی تحریک پر قریباً چار سال کا عرصہ گزر رہا ہے الحمدللہ کہ جامعہ نصرت میں سائنس بلاک کی عمارت قریباً مکمل ہو گئی ہے۔ لجنہ اماء اللہ نے اس پر قرض لے کر رقم خرچ کی ہے اس وقت تک صرف ۴۴۰۰۰ روپے بہنوں کی طرف سے چندہ آیا ہے حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد عورتوں کو نصف خرچ برداشت کرنا تھا۔

ہماری بہنیں ہر تحریک میں بشاشت قلب سے حصہ لیتی رہی ہیں۔ اس چندہ میں بھی انہیں چاہیئے کہ اپنی شاندار روایات کا ثبوت دیتے ہوئے جلد از جلد اس چندہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ تین سو یا اس سے زائد دینے والی بہن کا نام بطور یادگار بلاک کی عمارت پر کندہ کروا دیا جائے گا۔ تا جامعہ نصرت میں پڑھنے والی طالبات ہمیشہ ان کے لئے دعا کرتی رہیں۔ اس وقت تک ۷۴ خواتین نے تین سو یا اس سے زائد رقم ادا کی ہے اس اعلان کے ذریعہ جماعت کی صاحب استطاعت خواتین کو اس تحریک میں شامل ہونے کی تحریک کرتی ہوں قربانی کے موقعے بار بار میسر نہیں آتے جو موقع بھی ملے اس پر خوشی کے ساتھ لبیک کہنا چاہیئے۔ لجنات کو بھی چاہیئے کہ بہنوں تک اس تحریک کو پہنچائیں اور چندہ کی وصولی کا انتظام کریں اور بہت جلدی اس چندہ کو ختم کریں تا دوسرے کاموں کی طرف توجہ دی جا سکے۔ میرے گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ وصول ہوا۔

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد (داؤد خیل)	۳۰۔۰۰ روپے
لجنہ اماء اللہ ربوہ	۷۶۔۰۰ روپے
لجنہ اماء اللہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۔۰۰ روپے
بیگم صاحبہ میجر عبدالقادر صاحب کوئٹہ	۲۰۰۔۰۰ روپے
مکرمہ مس جنجوعہ صاحبہ ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز سکول لونگو والی ضلع شیخوپورہ	۱۶۱۔۵۰ روپے
لجنہ اڈہ چھبیل ضلع لاہور	۲۔۵۰ روپے
مسز فرخندہ شاہ پرنسپل جامعہ نصرت از طرف والدہ صاحبہ مرحومہ	۵۰۔۰۰ روپے
طیبہ بیگم اہلیہ ذکریا طاہر صاحب لائل پور	۳۰۰۔۰۰ روپے

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

اٹامک پلز

کمی خون، سانس پھولنا، سر چکرانا۔ گرمی جگر و مثانہ اور دیگر علامات نوجوانوں میں خاص طور پر مفید ہے پندرہ یوم پانچ روپے ڈاک خرچ ۱۲۵۰ روپے

دوائے اپھارہ

مویشیوں کا مہلک اپھارہ بفضل تعالیٰ منٹوں میں غائب ایک درجن پیکٹ ۴/۱/۲ روپے ۲ درجن پر ڈاک خرچ کی رعایت۔ حکیم قاضی نذر محمد

قاضی دواخانہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون نمبر ۴۴۸۴ گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کے پاؤں پر رسولی کی وجہ سے اپریشن کیا گیا۔ احباب کرام سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرزاق آئرن مرچنٹ صدر بازار ڈیرہ غازی خان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا بھر میں بہترین رشید چولہے

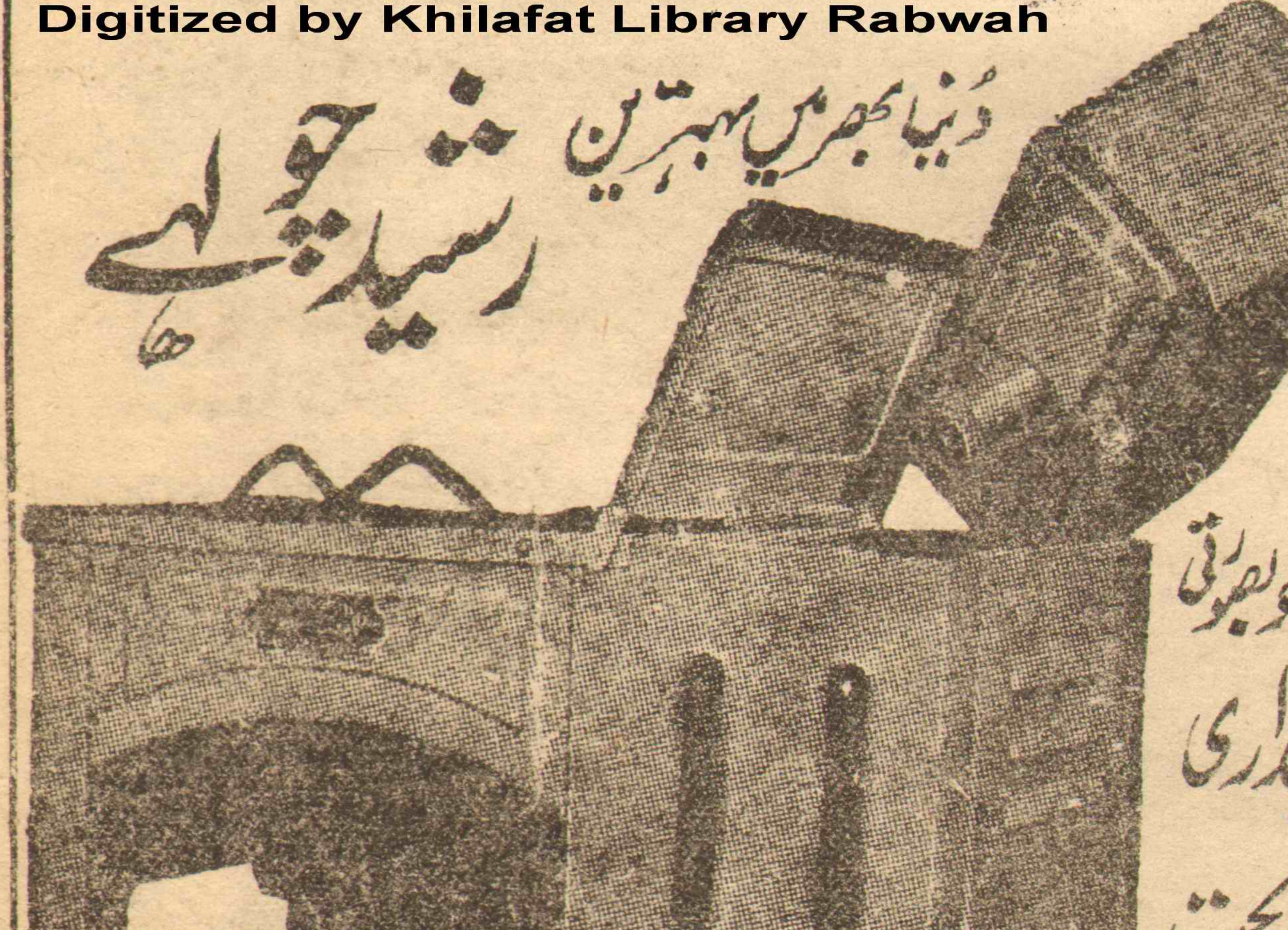

جو بلحاظ خوبصورتی پائیداری تیل کی بچت اور افراطِ حرارت بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں

تیار کنندگان: رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

ایلس چالمرز کمبائن ہارویسٹر

کی فروخت میں خصوصی رعایت ۱۶۰۰۰ روپے نقد یا ۸۰۰۰ روپے نقد اور

بقایا رقم کی آسان قسطوں میں ادائیگی

قسطوار ادائیگی کی شرط پر ہارویسٹر خریدنے کے لئے بنک سے قرض حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ایلس چالمرز کمبائن ہارویسٹر فی ایکڑ ۲۰ روپے سے بھی کم لاگت پر فصل کی کٹائی چھٹائی صفائی کر کے گندم کو بوریوں میں بھر دیتا ہے ایک ایلس چالمرز کمبائن ہارویسٹر سے کام لے کر آپ روزانہ ۸ ایکڑ کی گندم منڈی پہنچا سکتے ہیں

محمود موٹرز کلکتہ ہاؤس کچہری روڈ سرگودھا

بیت العافیت دار الصدر ربوہ ضلع جھنگ

قسطوں پر ہارویسٹر خریدنے کی مزید معلومات کے لئے اوپر دیئے ہوئے پتہ پر رجوع کریں،

دوائے فضل الٰہی نرینہ اولاد نوّے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹ گولی بیس روپے تیار کردہ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ رجسٹرڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۴ امان تا ۳۰ امان ۱۳۵۰ ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی البتہ کبھی کبھی چکروں کی ہلکی تکلیف ہو جاتی رہی۔ ۲۷ اور ۲۸ امان کو مجلس مشاورت کے اجلاسوں میں شمولیت اور بیرون جات سے آئے ہوئے احباب کے ساتھ ملاقاتوں کی وجہ سے کچھ کوفت ہو گئی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں۔ (حضور کی صحت کے متعلق تازہ رپورٹ صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں)

(۲) ۲۶ امان کو حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیات، احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی رو سے پڑوسی کے حقوق اور ان کی کما حقہ ادائیگی کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ پڑوسی کے حقوق کی کما حقہ ادائیگی اور اس کے ساتھ حسن سلوک کے بغیر انسان کی عاقبت محمود نہیں ہو سکتی اور نہ وہ حسین معاشرہ دنیا میں قائم ہو سکتا ہے جو اسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے

(۳) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ علاج کے سلسلہ میں ۲۴ مارچ کو چند ہفتوں کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں احباب جماعت ان ایام میں خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

آپ نے اس عرصہ کے لئے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا قائم مقام صدر مقرر فرمایا ہے۔

(۴) جماعت احمدیہ پاکستان کی ۵۲ ویں مجلس مشاورت جو یہاں ۲۶ امان ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک ۵ بجے سہ پہر ایوان محمود میں شروع ہوئی تھی تین روز جاری رہنے کے بعد کل ۲۸ امان ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۱۹۷۱ء) کو گیارہ بجے قبل دوپہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ حسب سابق جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں اسلام اور احمدیت کی روز افزوں ترقی نیز اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور بارش کی طرح پیہم برسنے والی برکات کی آئینہ دار ہوتے ہوئے شریک ہونے والے پانچ صد سے زائد نمائندگان نیز کثیر التعداد مقامی زائرین اور شوری کی کارروائی سننے کی غرض سے بیرون جات سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے ایمان و یقین کو بڑھانے اور خدمت اسلام کے عزائم کو پختہ سے پختہ تر کرنے کا موجب ثابت ہوئی۔

نمائندگان کرام کو ان ایام میں ایجنڈے میں درج شدہ اہم تجاویز نیز دیگر اہم تبلیغی اصلاحی اور تنظیمی امور سے متعلق سب کمیٹیوں کی وساطت سے حضور کی خدمت اقدس میں مشورے پیش کرنے کی سعادت ملی۔ نیز وہ ان سب امور سے متعلق حضور ایدہ اللہ کے بیش قیمت ارشادات اور زریں ہدایات سے فیضیاب ہوئے۔

تین دن (۲۶ تا ۲۸ مارچ) میں شوریٰ کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنی حالیہ علالت کے باوجود شوریٰ کے چاروں اجلاسوں میں بنفس نفیس شرکت فرمائی اور ہمہ وقت تشریف فرما رہ کر صدارت کے فرائض سرانجام دیئے حضور نے نمائندگان کرام کو بصیرت افروز افتتاحی اور اختتامی تفصیلی خطابات کے علاوہ شوریٰ کے مختلف اجلاسوں کے دوران بارہا بیش قیمت نصائح اور زریں ہدایات سے سرفراز فرمایا اس طرح انہیں اپنے آقا کے زندگی بخش کلمات و ارشادات سے فیض یاب ہونے کے انمول مواقع بے حساب میسر آئے۔

۲۶ امان کو افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کی زیر صدارت زراعت اور صنعتی تعلقات سے متعلق دو علیحدہ علیحدہ سٹینڈنگ سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ علاوہ ازیں حضور نے ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور و فکر اور سفارشات پیش کرنے کی غرض سے دو سب کمیٹیاں بھی مقرر فرمائیں۔ سب کمیٹیوں نے ۲۶ امان کو ہی رات گئے تک جملہ تجاویز پر غور کر کے اپنی سفارشات مرتب کیں اور ۲۷، ۲۸ امان کو شوریٰ کے باقی تین اجلاسوں میں سب کمیٹیوں کی رپورٹیں زیر غور آئیں۔ ایجنڈے کی ان تجاویز میں صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور وقف جدید کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ بھی شامل تھے۔ یہ تینوں بجٹ مجموعی طور پر ایک کروڑ تیرہ لاکھ چونسٹھ ہزار چھ سو ستاون روپے کی آمد اور اتنی ہی رقم کے اخراجات پر مشتمل تھے۔ سب کمیٹیوں اور ان کے بعد نمائندگان شوریٰ نے متفقہ طور پر ان بجٹوں کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

مزید براں شوریٰ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے سال گزشتہ کی کارگزاری کی رپورٹ بھی پیش کی گئی۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے مالی پہلو سے متعلق بعض امور پر روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ پاکستان کی جماعتوں نے بھی اور بیرونی ممالک کی جماعتوں نے بھی اس فنڈ میں کس بشاشت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور روح مسابقت کا کیسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔

(۵) لیگوس سے ہمارے امیر و مشنری انچارج مکرم فضل الٰہی صاحب انوری نے بذریعہ تار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اطلاع دی ہے کہ مجلس نصرت جہاں کے پروگرام "آگے بڑھو" کے تحت پہلا سکول گوساؤ (GUSAU) میں ۱۵ مارچ کو کھل گیا ہے اور دوسرا منّا (MINNA) میں ۲۹ مارچ کو کھل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ ان سکولوں کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اور افریقن بھائیوں کی خدمت کا موقع ملے۔

(۶) یہ خبر بڑی مسرت سے سنی جائے گی کہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ایک سرگرم رکن ڈاکٹر فصاحی گیوا کو عالمی ادارہ موسمیات WORLD METEOROLOGICAL ORGANIZATION کی طرف سے ریسرچ کے اوّل انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے یہ انعام جو ایک خاص سند اور ۳۳۳ پونڈ کے نقد عطیہ پر مشتمل ہے اس ادارے کی طرف سے دیئے جانے والے سلسلہ انعامات کا سب سے پہلا انعام ہے۔ یہ انعام ہر تین سال کے بعد اس سائنسدان کو دیا جاتا ہے جس نے موسمیات کی سائنس میں تحقیق پر خاص امتیاز حاصل کیا ہو۔ ڈاکٹر گیوا ابادان یونیورسٹی میں شعبہ طبعیات میں لیکچرر ہیں۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ممتاز مبلغ الفا۔ ایس۔ بی گیوا کے سب سے بڑے صاحبزادے اور خود بھی مخلص اور مستعد خادم جماعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ کراچی میں بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے نیز میرے تین بہن بھائی مختلف کلاسوں کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت ان کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا فرماویں۔

(ڈاکٹر فہمیدہ۔ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

سکنی زمین درکار ہے

دارالرحمت غربی یا دارالصدر غربی ربوہ میں ایک کنال سے دو کنال تک کا قطعہ اراضی درکار ہے اتنے رقبہ پر تعمیر شدہ یا نامکمل مکان پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ اراضی یا مکان فروخت کرنے کے خواہشمند احباب محل وقوع اور کم سے کم قابل قبول قیمت سے درج ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔

("ح" معرفت ایڈیٹر الفضل ربوہ)